بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ حسنت جمیع خصالہ صلوا علیہ وآلہ

الحمد للہ کہ این سہرا نادر گل گلستان وحدت بلبل بوستان کثرت زینت چمن
امت حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم موسوم بہ

گلبن غنچۂ باغ ارم

١٣١٢

من تصنیف شاعر غرا سخنور یکتا جناب میرزا محمد حسین خان ولد میرزا غلام حسینی
خانصاحب رئیس جاورہ باہتمام خاکسار سید فقیر محمد فدا حسینی مہتمم منشور شفاعت

در مطبع نامی گرامی دپتشار از حلیۂ طبع محلّی گشت

اللہ

نقشہ مسجد نبوی و روضہ مبارک رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

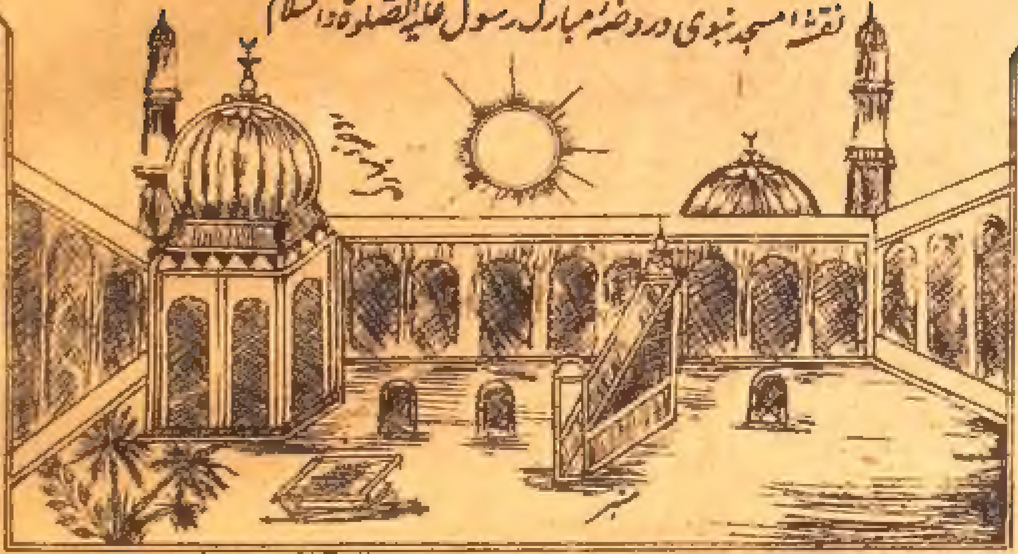

اللّٰھم صل علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد بعدد کل معلوم لک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت سید الانبیا مخفی مباد اس رسالہ متبرکہ و عجالہ مقدسہ میں مصنف نے (سہرا) ردیف قایم کرکے ایک دلچسپ ترکیب کے ساتھ شب معراج کی تصویر کھینچی ہے محبوب رب العالمین کا سہرا ایک مرغوب ایجاد ہے اس دلپسند ایجاد کی ابتدا شاعر یکتا ناظم بیہمتا مداح سید امجدؐ جناب محمد حسین خان صاحب تخلص محمدؐ کی ذات کے ساتھ مخصوص تھی عاشقان روے محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بعد مطالعہ داد نظم سے دل خوش شاد و مصنف کو دعاخیر سے یاد فرمائینگے

وہو ہذا

کیا خوشی تھی شب معراج جب آیا سہرا — قدسی کہتے تھے کہ لولاک کا پایا سہرا
چرخ پر دھوم ہے زہرہ لئے گایا سہرا — کیا سجا رخ پہ محمدؐ کے خدایا سہرا
جن پہ نازل کیا اللہ نے قرآن مجید — سامعین ہے یہ اوسی ماہ لقا کا سہرا
ملکی لکھنے کو انگشت شہادت کی قلم — مشک و عنبر کی سیاہی سے یہ لکھا سہرا

بندش اس سہرہ کی ہو سب جا ہے اگر — اور سب جھوٹے ہیں لیکن ہے یہ سچا سہرا

شب اسرا یہ سرافیل نے رضوان سے کہا — کہ گندھے آج میری جان نرالا سہرا

پھول وحدت کے ہر اک حور ارم سے لائی — رشتۂ نور میں رضوان نے گوندھا سہرا

گندھ چکا سہرا تو پھر حوروں نے پڑھ پڑھکر درود — عطر وحدت جو ملا اور بھی مہکا سہرا

پڑھکے پھر سورۂ اخلاص ہر اک نے سو بار — خوان جنت میں تکلف سے لگایا سہرا

لیکے اڑنے لگے جبرئیل تو کہتے تھے ملک — آج باندھے گا یہ اللہ کا پیارا سہرا

طایر باغ ارم خوان پروں پہ لائے — نظر بد سے فرشتوں نے بچایا سہرا

عرش پر شادی بھی بجتی تھی زمین پر نوبت — در محبوب پہ غل تھا کہ وہ آیا سہرا

آنکھوں میں نیند بھی پر دل تھا نبی کا بیدار — لیکے جبریل جو آیا شب اسرا سہرا

مژدہ وصل سنایا جو کھلی آپکی آنکھ — روبرو لاکے سرافیل نے رکھا سہرا

پیش جب خوان کیا کہنے لگے دونو ملک — خلد سے لائے ہیں ہم صل علیٰ کا سہرا

انکو دیکھتے ہی کھل گئیں کلیاں ساری — خوش ہوا ایسا کہ پھولا نہ سمایا سہرا

یہ بھی اعجاز میرے پیارے محمدؐ کا تھا — کہ انھیں دیکھکے پڑھنے لگا کلمہ سہرا

خوان جاتے لایلٰف قریش پڑھکر — سر پہ باندھنے کیلئے خود بخود اٹھا سہرا

بندھ چکا سہرا تو جبریل امین نے بڑھکر — کبھی آنکھوں سے کبھی سر سے لگایا سہرا

آکے لیں بیٹے کی حوا نے بلائیں چٹ چٹ — کہا آدم نے مبارک تمہیں بیٹا سہرا

ٹو: صلوٰۃ کا سنکر کہا ماشاءاللہ — چہرہ بشاش ہوا جب یہ سنایا سہرا

پاس اللہ کے جانے کو مکاں سے نکلا — باندھ کر صل علیٰ طالب ہوا سہرا

بیٹھا جب پشت پہ نوشہ تو ہوا خیر براق — راستے میں کبھی الجھا کبھی سلجھا سہرا

مکہ سے سدرہ تلک دیکھتا جاتا تھا ہر اک
جب جھکا پنجۂ قدرت نے سنبھالا سہرا

حور و غلماں تھے پس و پیش برائے نظارے
کہتے جاتے تھے کہ ہے چاند سے اعلےٰ سہرا

قافلے گاتی چلیں ساتھ یہ پریاں ساری
پایا یوسفؑ نہ سلیمانؑ نے ایسا سہرا

تھی جو اللہ کو منظور نبیؐ کی خاطر
شب معراج بنا عقد ثریا سہرا

لڑیاں سہرے کی پڑھی جاتی تھیں نوشہ پہ درود
کہتے جاتے تھے ملک تھا ہی زیبا سہرا

راہ میں تھی یہ صدا آپ کے دہنے بائیں
دولہے ساکن مکہ تو مدینہ سہرا

سرِ شہ پہ پھرا کلمۂ طیب سا جو چتر
اس بشاشت میں جو جنبش کی تو سرکا سہرا

شب معراج ہوئی کفر کی ظلمت کافور
سر پیغمبر حق پہ جو چمکا سہرا

مشعلیں نار کی ٹھنڈی ہوئیں اسکے آگے
شب تاریک میں تھا نور کا تکیہ سہرا

گرمیِ حسن سے آتا تھا جبیں پر جو عرق
جنبش باد سے ہلاتا تھا پنکھا سہرا

چرخ پر جتنے ستارے تھے چمک کر بولے
چہرہ ہے بدر منیر آپ کا ہالہ سہرا

حسن کا اور ہی عالم نظر آیا سب کو
چہرہ پہ جاکے جو احمدؐ نے اٹھایا سہرا

عرش پر پہنچا جو محبوب سنا یہ مژدہ
یاں شفاعت کا ترے سر پہ بندھیگا سہرا

رونمائی میں ملا بخشش امت کا جو تاج
بحر حرارت میں اتر کر ہوا ٹھنڈا سہرا

مصطفےٰ پیارے کی فرقت میں جو گھبراتا ہو
دلکو بہلاتا ہے میرے مرا گویا سہرا

سنتے ہی سید والا کو پسند آجائے
بخشوائے مجھے محشر میں عجب کیا سہرا

لکھ کے فارغ جو ہوا غیب سے آئی یہ ندا
اے محمدؐ ہوا مقبول تمہارا سہرا

غزلیات نعت شریف

مدینے کی عجب آب و ہوا ہے
مریض ہجر کو ہوتی شفا ہے

ملا ہے مجھے حاصل یہ رتبہ اے خدا ہے
کہ لب پر میرے وصف مصطفیٰ ہے

ترا نام مبارک مصطفیٰ ہے
تو سلطان گروہ انبیا ہے

مکان مصطفیٰ عرش علیٰ ہے
زمین ساری مصلیٰ آپ کا ہے

ترے گیسوے وابستہ ہیں واللیل
رخ روشن پہ شیدا والضحیٰ ہے

نقاب رخ الٹ دست کرم سے
میرے دل میں بھرا شوق لقا ہے

نہ پائے وہ کسی نعمت میں لذت
محبت میں تمہاری جو مزا ہے

جو ہیں معراج کے منکر بتا من
کہ سبحان الذی اسریٰ میں کیا ہے

محمد نام احمد لکھ کے دیکھو
نبات و قند سے شیریں سوا ہے

ولہ

سمائی میرے دل میں الفت تمہاری
خدا مجھکو دکھلائے صورت تمہاری

قناعت تمہاری کرے دلکو قانع
غنی مجھکو کردے سخاوت تمہاری

عیاں آپ پر معرفت ہے خدا کی
خدا جانتا ہے حقیقت تمہاری

کسی شی کا تم سے میں سایل نہیں ہوں
فقط چاہتا ہوں عنایت تمہاری

ہوئی روز افزوں عنایت خدا کی
جو امت پہ دیکھی محبت تمہاری

تمنا میرے دل کی یہ ہے کہ مجھکو
سوئے طیبہ کھینچے محبت تمہاری

نہیں میرے اعمال بخشش کے لائق
مگر ہے امید شفاعت تمہاری

مقام فنا اور مقام بقا میں

محمدؐ پہ ہو مہر و رافت تمہاری

ولہ

بڑے احسان ہین مجہپر خدا کے　　بہت ممنون ہین ہم مصطفےٰ کے

محمدؐ آپ مظہر ہین خدا کے　　محمدؐ آپ لایق ہین ثنا کے

روان ہین چارسو دریا عطا کے　　کرم امّت پہ ہین ابر سخا کے

تصدق آپ کی سادی ادا کے　　نئے انداز ہین خیر الورا کے

لکھون اوصاف کیا کیا مصطفےٰ کے　　وہ معشوق اور عاشق ہین خدا کے

حسن تم مین ہین جوہر مصطفےٰ کے　　حسن تم لال ہو مشکلکشا کے

خدا کے واسطے پیارے خدا کے　　سما جا تو میری آنکھون مین آ کے

بڑے رتبے ہین آلِ مصطفےٰ کے　　بڑے درجے ہین خاصان خدا کے

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ　　یہ چارون جانشین ہین مصطفےٰ کے

مدارج مریمؑ و حوّا سے پوچھو　　جناب فاطمہؑ خیر النسا کے

خیال آیا مجھے اکدن کہ احمدؐ　　ق　معالج ہین مریض لا دوا کے

چلو طیبہ جو ہے منظور صحت　　کہ اونکے پاس ہین نسخے شفا کے

کرینگے حال خستہ پر ترحم　　کہ حضرت رحمدل ہین انتہا کے

پڑھو الحمد اپنے اور مجہپہ پھونکو　　کٹورے مین پیو ان کبتک دوا کے

الٰہی عرض صحت سو پذیرا　　کہ تو دے لاکھ گنے اب تو دعا کے

کہا عباس نے یہہ کربلا مین　　ق　غضنفر ہم ہین سب شیر خدا کے

تماچا ایک کافی ہے ہمارا　　چبا جائینگے جگر ہم اشقیا کے

محمدؐ تم ہو جن کے نام لیوا
وہ نانا ہین شہید کربلا کے

ولہ

شب میلاد کہتی ہین کہ جب وقت سحر آیا — اٹھا اک شور عالم مین کہ شاہ بحر و بر آیا
علی شیر خدا خیبر کے میدان مین جو در آیا — لئے ہمراہ جبرئیل امین فتح و ظفر آیا
مسیحا بھی دوا لینے کو جسکے پاس آئینگے — مریضان محبت کے لئے وہ چارہ گر آیا
حسن کو مصطفے کی گود مین دیکھا جو رضوان نے — کہا نخل رسالت مین یہ کیا اچھا ثمر آیا
درود انکی آب و تاب پہ چھوا زمیان سے — کہ سچا بھی جسکے سامنے چھوٹا نظر آیا
تولد جب ہوے احمدؐ کہا یہ لات و عزا نے — پڑھو سب کلمۂ طیب شہ جن و بشر آیا

اوڑا شہرہ جہان مین جب محمدؐ حسن کا اوسکی
نظارہ کرنے دن کو شمس اور شب کو قمر آیا

ولہ

پنجتن سے یہ ہے سوال میرا — کہ رہے آپ کو خیال میرا
منکشف آپ پر ہے حال میرا — دور سب کیجئے ملال میرا
کوئی حامی نہین میرا تو ہو — ہے مددگار ذوالجلال میرا
درد ہجران سے مین تو مرتا ہون — تمنے پوچھا کبھی نہ حال میرا
تم شفاعت کرو خدا سے مری — ہے گنہگار بال بال میرا
آپ آنا میرے جنازہ پہ — جب ہو دنیا سے انتقال میرا
تمسے یہ عرض ہے محمدؐ کی — دل محزون کرو بحال میرا

قطعہ من نتیجہ فکر محب خاص جناب حاجی محمد صدیق صاحب اخلاص رئیس بجے

نوشت حضرت چشتی چو این مجالہ پاک ... بعد حت گہر افسر رسالت خاص
بگوش من خبر انطباع او چو رسید ... ریاض نور الہی ۔ نوشتم ای اخلاص

قطعہ شاعر بے نظیر جناب منشی محمد اسمٰعیل صاحب چشتی تخلص کوکب ابن محمد زید مرحوم ممسں نا سک ...

ز تصنیف منیف حضرت میرزا محمد خان ... رقم شد چون ثنا و حال معراج حبیب رب
بسال انطباعش عندلیب پرشان بود ... نسیم فیض ربانی ۔ سروشم گفت ای کوکب

قطعہ حضرت مصنف رسالہ ہذا

فارغ ہوا جو لکھنے مین سہرا حضور کا ... تاریخ کا کھٹکا تھا سینے مین خار غم
رضوان نے یہ کہا کہ محمد حسین خان ... تاریخ اسکی ہے ۔ گل باغیچۂ ارم

قطعہ خاکسار مہتمم رسالہ ہذا و گلدستۂ منشور شفاعت سید فقیر محمد فدا حسینی چشتی صابری ساکن ...

جہان مین کیون نہو شہرت عروس نظم زیبا کی ... کلام نعت ہے یہ حضرت میرزا محمد کا
نہین موقوف سہرے پر لکھی غزلین بھی سب اچھی ... گلستان ثنا ہو دل پھلا پھولا محمد کا
رہے کیونکر نہ دل سے روز و شب محو ثنا خوانی ... کہ ہے میرزا محمد جان سے شیدا محمد کا
دم تاریخ ہاتف نے کہا یون ای فدا مجھکو ... کہ یہ شایع بہت عمدہ ہوا سہرا محمد کا

خاتمۃ الطبع از مہتمم رسالہ ہذا ۔ پس حمد ملک العلام و نعت حضرت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام و منقبت آل عظام و اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین الی یوم الدین واضح ناظرین ہو کہ یہ رسالہ نعت سید الانام و مجالہ سیرت شمیم موسوم بہ گل باغیچۂ ارم بحسن تصحیح اجازت مصنف حضرت میرزا محمد حسین خان صاحب چشتی جلد روی تاریخ یازدہم ماہ جمادی الاول ۱۳۱۳ھ اشاعت پا کر نور بصر ناظرین جلوہ جمال طبع فرمایا ۔ واضح ہو کہ رسالہ مصنف ہی کا حصہ تھا ورنہ یہ ... اور شرح حال معراج شریف طبع و نشر غیر ممکن خداوند جلیل قبولیت عطا فرمائے